حرمِ پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی، ہوتے جو مسلمان بھی ایک

پیغامِ اِقبال

جن کو آتا نہیں دُنیا میں کوئی فن ، تم ہو
نہیں جس قوم کو پرواہِ نشیمن ، تم ہو

بھائی محمد اقبال
(حال مقیم لندن)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

پیش لفظ

اِسلام ایک کامل دین اور مکمل دستورِ حیات ہے۔ اِسلام جہاں اِنفرادی زندگی میں فرد کی اِصلاح پر زور دیتا ہے وہیں اجتماعی زندگی کے زرین اُصول وضع کرتا ہے جو زندگی کے تمام شعبوں میں اِنسانیت کی راہنمائی کرتا ہے۔ اِسلامی نظامِ حیات میں جہاں عبادت کی اہمیت ہے وہیں معاملات و معاشرت اور اِخلاقیات کو بھی اوّلین درجہ حاصل ہے۔

انبیاء کرام بھی اپنی تبلیغ کے ذریعہ وقت کی اِجتماعی قوت کو اِسلام کے تابع کرنے کی جدوجہد کرتے رہے۔ اِن کی دعوت کا مرکزی تخیل ہی یہ تھا کہ اقتدار صرف اللہ تعالیٰ کیلئے خالص ہو جائے اور شرک اپنی ہر ظاہری و خفی شکل میں ختم کر دیا جائے۔

یہ جدوجہد ہر مسلمان کے دین و ایمان کا تقاضا ہے۔ قرآن پاک اور احادیث نبویہ میں جا بجا اِخلاق اور حسن کردار کی تعلیمات موجود ہیں۔ اِسی طرح معاشرت، تمدن، رہن سہن اور معاملات کے بارے میں بھی واضح احکامات موجود ہیں۔

زیرِ نظر کتابچہ میں احقر نے اِن ہی اِسلامی احکامات اور اِس کے برعکس اعمال کا موازنہ کرتے ہوئے آج کے مسلمان کے ضمیر کو جھجھوڑنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ پاک ہمیں اپنے اِنفرادی اور اِجتماعی معاملات کو قرآن و سنہ کے مطابق گذارنے کی توفیق و ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

محمد اِقبال

(حال مقیم لندن)

موضوع کے اعتبار سے

علامہ محمد اِقبالؒ کی شہرہ آفاق نظم ''جواب شکواہ'' سے چند چنیدہ اشعار

کس قدر تم پر گِراں صبح کی بیداری ہے
ہم سے کب پیار ہے، !ہاں نیند تمہیں پیاری ہے

جن کو آتا نہیں دُنیا میں کوئی فن ، تم ہو
نہیں جس قوم کو پرواہِ نشمین ، تم ہو

حرمِ پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی، ہوتے جو مسلمان بھی ایک

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

قلب میں سوز نہیں، رُوح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمد کا تمہیں پاس نہیں

وضع میں تم ہو نصارا ، تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں ، جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

یوں تو سید بھی، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

ہر کوئی مستِ مئے ذوق تن آسانی ہے
تم مسلمان ہو، یہ انداز مسلمانی ہے

میرے کعبے کو جبینوں سے سجایا کس نے
میرے قرآں کو سینے سے لگایا کس نے

تھے تو وہ آباء تمہارے ہی، مگر تم کیا ہو
ہاتھ پر ہاتھ دھرے، منتظر فردا ہو

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہوکر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہوکر

(علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

لَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ کِتٰباً فِیْہِ ذِکْرُکُمْ أفَلَا تَعْقِلُوْنَ

''ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا ہی ذکر ہے کیا تم نہیں سمجھتے''

(سورۃ الانبیاء:10)

اللہ نے یہ کتاب دنیا میں نازل کی ہے تا کہ تمام انسانوں کو بتا سکے کہ دنیا میں کس طرح زندگی گزارنی ہے۔ پیدا ہونے سے لے کر مرنے تک تمام نقشہ بتایا ہے۔ جب آپ قرآن پاک کا اردو ترجمہ پڑھیں گے تو پھر آپ کو معلوم ہوگا کہ اللہ کا حکم کیا ہے۔ اگر آپ نے اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر زندگی گزاری ہے تو اللہ تعالی انعام کے طور پر جنت میں داخل کرے گا اور اگر اس کی نافرمانی کی تو دوزخ تیار ہے۔ یہ اللہ کا فیصلہ ہے جو ہر حالت پورا ہو کر رہے گا۔ میں کوشش کرونگا کہ چند باتیں آپ پر واضح کر دوں تا کہ آپ کو معلوم ہو ہم کون سے راستے پر جا رہے ہیں جنت کی طرف یا دوزخ کی طرف۔

اللہ تعالی نے قرآن پاک میں لکھا ہے کہ میں نے انسانوں اور جنوں کو اپنی بندگی کے لیے پیدا کیا ہے۔ بندگی کا مطلب ہوتا ہے اللہ کے تمام احکامات پر عمل کرنا اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہم واقعی اللہ کے تمام احکامات پر عمل کرتے ہیں یا کہ نہیں کرتے۔ چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔ اللہ نے قرآن نازل کیا ہے کہ اس کو پڑھو اور عمل کرو ہم قرآن پاک کو پڑھتے تو ہیں مگر اس پر عمل نہیں کرتے۔ اللہ تعالی کا حکم ہے کہ جھوٹ مت بولو جو جھوٹ بولے گا اس پر اللہ تعالی کی لعنت ہو گی ابلیس پر بھی اللہ نے لعنت بھیجی تھی اگر شیطان دوزخ میں جائے گا تو ہر جھوٹ بولنے والا بھی دوزخ میں جائے گا۔ سن لیا اللہ کا فیصلہ؟ ہم لوگ صبح سے شام تک جھوٹ بولتے ہیں۔ تمام مرد عورت اور بچے سب اکثر

جھوٹ بولتے ہیں اور دوسروں کو منع بھی نہیں کرتے اب بتاؤ یہ جنت میں جائیں گے؟ اکثر لوگ چوری کرتے ہیں، دھوکہ دیتے ہیں، ملاوٹ کرتے ہیں، بجلی چوری کرتے ہیں اور یہ تمام برے فعل اپنے بچوں کے سامنے کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ اُن کے بچے نیک بن جائیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ بچوں کے سامنے گالیاں نکالتے ہیں اور بچے بھی گالیاں نکالتے ہیں آپ اپنے بچوں کو نیک بناتے ہو گالیاں سکھا کر شاباش۔

شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا اللہ نے اُس کو دوزخ میں ڈال دیا اور آپ اللہ کو سجدہ نہیں کرتے یعنی نماز نہیں پڑھتے ہر سو میں سے پچانوے آدمی نماز سے انکار کرتے ہیں پھر بھی امید جنت میں جانے کی رکھی ہوئی ہے کتنے نادان ہیں یہ لوگ۔ ارے اللہ نے فیصلہ دے دیا ہے جو نماز نہیں پڑھے گا وہ دوزخ میں جائے گا۔ اب بھی آپ کو اگر یقین نہیں آیا تو قرآن پڑھو پتہ چل جائے گا کہ دوزخ ہے کیا۔

ہر سال عمرہ کرنے لاکھوں لوگ جاتے ہیں لیکن یہ کوئی نہیں سوچتا کہ جس رقم سے عمرہ کرنے جا رہے ہیں وہ رقم حلال ہے کہ نہیں۔ کیا حرام کی کمائی سے عمرہ ہو جاتا ہے؟ پہلے اپنی کمائی کو تو دیکھو۔ اسی طرح حج کرنے جاتے ہیں تو اپنی کمائی کو نہیں دیکھتے۔ لوگ بنکوں سے سود لیتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں، رشوت کھاتے ہیں اور بجلی چوری کرتے ہیں پھر بھی جنت کی امید ہے کس قدر نادان ہیں یہ لوگ۔ صرف پاکستان میں لاکھوں مدرسے ہیں جہاں بچے قرآن پڑھتے ہیں اور حفظ کرتے ہیں، کہتے ہیں ہم نے حفظ کر لیا قرآن کو اب سیدھے جنت میں جائیں گے ان سے پوچھو قرآن میں کیا لکھا ہے جواب ہو گا معلوم نہیں کیونکہ ہم صرف عربی پڑھتے ہیں اور ثواب ملتا ہے پھر پوچھو ثواب کیا ہوتا ہے؟ کہیں گے ثواب ثواب ہوتا ہے۔ ہمارے لیے بس اتنا کافی ہے۔ ان بچوں کی عملی زندگی دیکھو ہر برائی کرتے ہیں ہر برا کام کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم قرآن پڑھتے پڑھتے

جنت میں داخل ہوں گے۔ ان کو یہی کچھ بتایا گیا ہے اور یہ اسی میں خوش ہیں۔ عمل کی انہیں پرواہ نہیں ہے کہ وہ بھی کرنا ہے۔ استاد بھی خوش اور بچے بھی خوش ہیں کہ انہیں جنت کا ٹکٹ مل گیا ہے۔ مسلمان صرف عربی میں پڑھیں گے اور غیر مسلم اس پر عمل کریں گے اور ہم ساری عمر غیر مسلموں سے بھیک مانگتے رہیں گے اس پر ہم کو فخر ہے کہ ہم بھکاری ہیں۔ دنیا میں کوئی بھی کام اللہ کی مرضی کا نہیں کرتے ہر طرف سے ہم پر اللہ کا عذاب نازل ہو رہا ہے پھر بھی ہم اللہ سے معافی نہیں مانگتے اور کہتے ہیں کہ مسلمانوں پر اللہ کا عذاب نہیں آتا۔ بہت خوب۔

دنیا میں ہماری کوئی عزت نہیں، قدر نہیں پھر بھی خوش ہیں۔ کیا بات ہے ایسے مسلمان ہیں کہ ذلت میں بھی خوش ہیں۔ بڑے زور و شور سے عید میلا د النبی ﷺ مناتے ہیں، بہت خرچہ کرتے ہیں کہتے ہیں ان کے آنے کی خوشی میں ان کا دن مناتے ہیں۔ کہتے ہیں وہ ہمارے نبی ہیں رسول ہیں ہم ان کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ یہ کس قدر جھوٹ بولتے ہیں۔ اللہ نے حکم دیا ہے کہ اپنے نبی کے نقش قدم پر چلو، جس طرح انہوں نے زندگی گزاری اسی طرح تم بھی زندگی گزارو۔ آپ کیا بتا سکتے ہیں کہ آیا ہمارے نبی جھوٹ بولتے تھے؟ دوسروں کا مال کھا جاتے تھے؟ سود کھاتے تھے؟ وعدہ خلافی کرتے تھے؟ خیرات نہیں کرتے تھے؟ نماز نہیں پڑھتے تھے؟ روزہ نہیں رکھتے تھے؟ عمرہ حج نہیں کرتے تھے؟ جہاد نہیں کرتے تھے؟ غریبوں کا خیال نہیں رکھتے تھے؟ جھوٹی گواہی دیتے تھے؟ دوسروں پر ظلم کرتے تھے؟ دوسروں کو گناہ کرنے پر منع نہیں کرتے تھے؟ اگر ہمارے نبی یہ سب کام نہیں کرتے تھے تو پھر آپ یہ سب کام کیوں نہیں چھوڑتے اور کیوں جھوٹ بولتے ہو کہ ہم ان کے نقش قدم پر چل رہے ہیں؟ آپ کو یہ کہتے ہوئے شرم نہیں آتی کہ آپ مسلمانوں کا نام اپنی بداعمالیوں سے خراب کر رہے ہیں۔

آپ کو تو مسلمان نام بھی اچھا نہیں لگتا۔ اللہ کے قرآن میں حضرت ابراہیم نے تمہارا نام

مسلمان رکھا تھا لیکن تم نے وہ بھی بدل دیا ہے۔تم سنی مسلمان ہو وہابی ہو اہل سنت ہو اہلحدیث ہو شیعہ ہو دیو بندی ہو **مگر** مسلمان نہیں ہو ۔ غیر مسلم تم **سب** کو مسلمان **کہتے** ہیں جبکہ تم **ایک** دوسرے کو کافر کہتے ہو۔ان کے گلے کاٹتے ہو م قتل کرتے ہو، ہر طرح سے ان **پر** ظلم کرتے ہو پھر بھی کہتے ہو کہ تم مسلمان ہو۔کیا ایسے ہوتے ہیں حکم ماننے والے۔کچھ تو شرم کرو اور اللہ سے ڈرو۔ **پاکستانی** قوم بڑی بہادر ہے۔ **دنیا** میں **سب** سے **بڑا** اللہ ہے **مگر پاکستانی** قوم اللہ سے نہیں ڈرتی۔کس قدر عذاب آیا ہوا ہے اس قوم **پر** پھر بھی اللہ سے معافی نہیں مانگتے۔

دنیا کا کون سا بُرا کام ہے جو **پاکستان** میں نہیں **ہوتا**۔پھر بھی کہتے ہیں ہم **جنت** میں **جائیں** گے۔ بہت خوب۔ **انسان** کے عورت سے چار رشتے ہوتے ہیں ماں، بیوی بہن اور بیٹی۔ یہ چار رشتے قابل احترام ہیں ہر **حالت** میں ان کا احترام ہونا چاہیے۔لیکن **عملی** طور **پر** ایسا نہیں **ہوتا**۔ ہر لڑکی کو اچھا نہیں سمجھا جاتا۔**آخر** کیوں لڑکی کو **باپ** کی **جائیداد** سے حصہ نہیں دیتے؟ اور جہیز دے کر فارغ کر دیتے ہیں۔اللہ نے لڑکی کو **جائیداد** سے حصہ دیا ہوا ہے اسے اس کا حصہ دو **مگر** یہ ایسا نہیں کرتے اور اللہ کے حکم کی **نافرمانی** کرتے ہیں۔ ہمارے نبی ﷺ کی **ایک** بیوی حضرت عمر کی بیٹی تھیں۔دوسری حضرت ابو بکر صدیق کی بیٹی تھیں۔حضور اکرم ﷺ کی دو بیٹیاں ام کلثوم اور ام رقیہ حضرت عثمان غنی کی بیویاں تھیں بتاؤ ان کو حضور اکرم نے کیا جہیز دیا تھا؟ اور ان کی دونوں بیویوں کو کیا جہیز **دیا گیا** تھا؟ اللہ نے حکم دیا ہے کہ اپنے نبی ﷺ کے نقش قدم **پر** چلو تو کیا آپ ایسا ہی کرتے ہیں؟ **اگر** ایسا ہی ہے تو پھر بتاؤ آپ ﷺ نے کتنا جہیز **دیا** اور کتنا جہیز لیا تھا؟ آج اس **نظام** کی وجہ سے کتنے لوگ خودکشی کر رہے ہیں اور بے شمار لڑکیوں کی شادی نہیں ہو سکی اور اس **نظام** کی وجہ سے بے شمار گھر تباہ ہو چکے ہیں۔آپ کو **کب** ہوش آئے گا کون بند کروائے گا یہ غیر اسلامی **نظام**؟

سب سے پہلے تو لڑکی کیلئے جہیز کا اِنتظام کیا **جانا** فرضِ اوّلین سمجھا جاتا ہے۔ **صاحب**

حیثیت تو اپنی جگہ لیکن غریب اور سفید پوش طبقہ بھی اِس دوڑ میں کسی سے کم نہیں۔ اگر اُس کے پاس میسر نہیں تو قرض لے کر اُس کا اِنتظام کرے گا اور پھر ساری عمر اُس قرض کے بوجھ تلے دب کر گذار دے گا۔ اگر ایک بیٹی کی شادی کا قرض اُتانے میں کامیاب ہو بھی جائے تو تب تک دُوسری بیٹی یا بیٹا شادی کے قابل ہو جاتے ہیں اور اِسی چکر میں غریب اپنی زندگی تمام کر بیٹھتا ہے۔ اگر لڑکے والا ہے تو ڈھول باجوں، پٹاخوں، رسم مہندی و مایوں، فلم بندی، برائیڈل میک اپ، لمبی لمبی گاڑیوں کی قطاروں پر بے جا خرچ کرتا ہے اور اِس بات پر فخر کرتا ہے اور لوگ رشتہ دار بھی اُسے خوش کرتے ہیں کہ ''ارے واہ تم نے تو بڑی دھوم دھام سے اپنے بیٹے، بیٹی کی شادی کی ہے''۔ اور وہ بے چارہ چند دِن تو اُس پر خوش ہوتا ہے اور پھر ایک طرف تو وہ خود اور اُس کا نوبیاہتا بیٹا اِن غیر ضروری رسومات کیلئے اُٹھائے جانے والے قرض کی ادائیگی میں جُت جاتے ہیں۔ اور دُوسری طرف ''چار دِن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات'' کے مصداق نوبیاہتا دُلہن اور اُس کی ساس میں ہانڈی میں تیل زیادہ ڈالنے، پنکھا چلانے اور گوشت پکانے پر لڑائیوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

خُدارا اب بھی سمجھ جائیں اور اِن غیر شرعی رُسومات کو ترک کر کے اپنی اور اپنی اولاد کی زندگی سہل بنائیں۔ اگر آپ کے پاس کچھ اِضافی رقم ہے بھی تو اِن رسومات پر خرچ کرنے کی بجائے اپنے بیٹے/ بیٹی کے حوالہ کریں تا کہ وہ اُس سے کوئی کاروبار کر سکیں، گھر میں کوئی نیا کمرہ کچن ہی تیار کر سکیں۔

حضور پاک ﷺ کی زندگی اِخلاق کا بہترین نمونہ ہے اگر ہمیں واقعی آپ ﷺ سے اتنی محبت ہے جتنا ہم عموماً دعویٰ کرتے ہیں تو ہمیں اُن کے نقش قدم پر چلنا ہوگا۔ عام زندگی میں آپ ﷺ کی تعلیمات کو اپنانا ہوگا۔ اِن غیر ضروری رسومات سے پہلے کبھی آپ نے یہ سوچا کہ آیا ہمارے

نبی ﷺ نے یہ طریقہ اور انداز اپنایا تھا۔ کیا آپ کے صحابہ نے یہ رسومات اپنائی تھیں۔ یقیناً نہیں تو پھر کیوں ہم اِن غیر شرعی رسومات میں پڑ کر اپنی زندگی اور آخرت برباد کر رہے ہیں

آپ صرف قرآن عربی میں پڑھتے رہیں اور حفظ کرتے رہیں آپ نے کون سا اللہ کو جواب دینا ہے؟ آپ تو پہلے سے ہی جنتی ہیں آپ کو کیا فکر۔ اپنے بچوں کو بڑوں کی عزت کا سبق نہیں دیتے کہ والدین کی عزت کریں ادب کریں۔ آپ ذرہ باہر نکل کر تو دیکھیں کہ کیا ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں جس کو چاہوں لڑکے دوں جسے چاہوں لڑکیاں دوں جسے چاہوں لڑکے اور لڑکیاں مکس دے دوں اور جسے چاہوں اولاد بالکل نہ دوں۔ یہ اللہ نے اپنے ذمے لیا ہوا ہے۔ مگر یہاں لوگ بیوی کو اولاد نہ ہو تو طلاق دے دیتے ہیں۔ اگر صرف لڑکیاں ہوں تو بھی طلاق دے دیتے ہیں۔ قصور تو اللہ کا ہے سزا عورت کو کیوں دیتے ہو اگر تم سمجھتے ہو کہ تمہارے ساتھ ظلم ہوا زیادتی ہوئی تو پھر اللہ تعالیٰ کو کورٹ لے جاؤ عدالت سے جرمانہ کرواؤ سزا دلواؤ آپ کو ایسے جج مل جائیں گے جو اللہ تعالیٰ پر کیس کر دیں۔ یہ لوگ اللہ سے نہیں ڈرتے بڑے بہادر ہیں۔ بس یہی کچھ رہ گیا ہے کرنے کے لیے اگر آپ کو اپنی مرضی کے مطابق اولاد چاہیے تو شادی سے پہلے ڈاکٹری کیوں نہیں کرا لیتے تا کہ پتہ چل جائے کہ اولاد ہو گی کہ نہیں ہو گی؟ اولاد صحیح ہو گی یا ابنارمل ہو گی۔ اگر ایسا ہو تو اس سے شادی نہ کرو ہو سکتا ہے کہ لڑکا قصوروار ہو۔ لڑکا بھی تو ذمہ دار ہو سکتا ہے۔

بدکاری عورت کرے یا مرد دونوں کو سزا ہونی چاہیے۔ عورت کو تو غیرت کے نام پر قتل کر دیتے ہو اور لڑکے کو کچھ نہیں کہتے کیا اللہ نے یہی حکم دیا ہے۔ عورت کو تو غیرت کے نام پر قتل کر دیتے ہو لیکن مرد کو قتل نہیں کرتے۔ وہاں آپ کی غیرت کہاں چلی جاتی ہے۔ آپ کو کس نے حق دیا ہے کہ صرف عورت کو ہی قتل کریں۔ بالکل نہیں اللہ نے ایسی کسی بے انصافی کا حکم نہیں دیا۔ پھر آپ ایسا کیوں کرتے ہو؟ کیا آپ اللہ سے بڑے ہیں؟ شاید اسی لیے اللہ سے ڈرتے نہیں ہو۔ تم لوگ سب

کام قرآن کے خلاف کرتے ہو اسی لیے قرآن کا ترجمہ نہیں پڑھتے اور لوگوں کو کہتے ہو کہ ترجمہ نہ پڑھو صرف عربی پڑھو تا کہ تم کو پتہ نہ چلے کہ اللہ کا حکم کیا ہے۔ تم اپنی قوم پر بہت بڑا ظلم کر رہے ہو۔ تمہارے سوالوں کا جواب قرآن میں موجود ہے۔

اگر عورت کو طلاق ہو جائے تو اس کی عدت تین ماہ ہے جس میں وہ شادی نہیں کر سکتی لیکن گھر کے سارے کام کر سکتی ہے۔ لیکن اگر عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس کے لیے چار ماہ دس دن عدت ہوتی ہے۔ یہ بھی اس عرصہ میں شادی نہیں کر سکتی مگر وہ گھوم پھر سکتی ہے، گھر کے سارے کام کر سکتی ہے۔ لیکن یہاں سسٹم الٹ ہے جو بیوہ ہو جاتی ہے اسے کمرے میں بند کر دیا جاتا ہے جو نہ تو کسی سے مل سکتی ہے نہ بات کر سکتی ہے۔ یہ دونوں ہی عورتیں ہیں قرآن میں کہاں لکھا ہے کہ عورت کو چار ماہ دس دن ایک کمرے میں بند کر دو اور اسے ایک عمرے کا ثواب ملے گا یہ سب جھوٹ ہے اور اللہ کی لعنت ہے جھوٹوں پر۔

آپ لوگ جو کرتے ہو کہتے ہو کیا یہ نبی کی سنت ہے؟ اللہ نے قرآن میں حکم دیا ہے کہ تم فرقہ فرقہ نہ ہونا۔ اللہ نے نبی کو حکم دیا تھا کہ جو لوگ فرقے فرقے ہو جائیں ان سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ سب نبیوں کا صرف ایک فرقہ تھا مسلمان اور صرف مسلمان۔ یہ تھا اللہ کا دیا ہوا نام تمام امت کو کہ تم صرف مسلم ہو اور کچھ نہیں ہو آج دیکھ لو کتنے فرقے بن چکے ہیں کیا یہ نبی کی سنت تھی جسے تم پورا کر رہے ہو۔ کتنے ہی شرم کی بات ہے دیکھنے میں تو بہت سے سارے ولی اللہ بھی ہیں، بڑے بڑے نیک لوگ ہیں ہر جمعہ کو تقریریں کرتے ہیں لیکن ان برائیوں سے لوگوں کو منع نہیں کرتے۔ یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہیں مانتے۔ یہ لوگوں سے ڈرتے ہیں لیکن اللہ سے نہیں ڈرتے۔ ہر سو میں سے پچانوے لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ اللہ نے ان کو نام دیا ہوا ہے لعنتی جو کہ شیطان کا نام بھی ہے۔

آپ مجھے بتائیں کہ حضرت عمر حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی یہ سنی تھے، وہابی تھے، شیعہ تھے یا صرف مسلم تھے؟ یہ صرف اور صرف مسلم تھے نہ کہ حج کرنے کے بعد حاجی یا الحاج۔ اسی اللہ اور اُس کے رسول کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے تھے یہ تھے جنتی لوگ۔ اللہ نے ان کے لیے جنت بنائی ہے۔ ہم ایک دوسرے کا گلا کاٹتے ہیں، قتل کرتے ہیں، ڈاکے مارتے ہیں، چوری کرتے ہیں، ہر چیز میں ملاوٹ کرتے ہیں جس سے ہزاروں لوگ مرتے ہیں۔ ہم ان سب لوگوں کے قاتل ہیں۔ بتاؤ غیر مسلم بھی اس طرح کرتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ ہم مسلم چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ زیادتی کرتے ہیں۔

لوگ ہر قسم کا نشہ کرتے ہیں پھر مر جاتے ہیں تو سب لوگ مل کر ان کے لیے دعا کرتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کام کریں جس سے موت ہو سکتی ہے وہ خودکشی ہوتی ہے۔ نشہ بھی ایک زہر ہے جس سے لوگوں کی موت ہو جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کا جنازہ نہیں ہونا چاہیے۔ یہ اللہ کے نافرمان لوگ ہیں۔ حرام موت مرتے ہیں۔

اللہ تعالی نے قرآن پاک میں دو تین جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے بچوں کو دو سال تک دودھ پلاؤ۔ ہر جاندار اپنے بچوں کو اپنا دودھ پلاتے ہیں۔ کتے اور بلی کو دیکھو یہی کرتے ہیں اور ایک انسان ہے کہ اللہ کے حکم سے انکار کرتا ہے، اللہ سے مقابلہ کرتا ہے اور اللہ کے حکم کی نافرمانی کے نتیجے میں عورتوں کو چھاتی کا کینسر ہو جاتا ہے جس سے وہ حرام موت مر جاتی ہیں۔ اس دور میں بچہ بچہ جانتا ہے کہ دودھ نہ پلانے سے چھاتی کا کینسر عام ہے جس سے عورت کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ کیا یہ حرام موت نہیں؟ یہ خودکشی ہے جو عورت بغیر کسی وجہ سے اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلاتی وہ اللہ کے حکم کا انکار کرتی ہے پھر اسے ماں کہلانے کا حق نہیں کیونکہ رشتہ دودھ پلانے سے بنتا ہے۔ میں سلوٹ کرتا ہوں ان جانوروں کو جو اللہ کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔ ایسی عورتوں کے خاوند بھی

اتنے ہی گنہگار ہیں جو اپنی عورتوں کو منع نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کو انسان کہنا انسان کی توہین ہے۔

لوگ اپنے بچوں کو یہ نہیں سکھاتے کہ اپنے سے بڑوں کا ادب کرو ان کی عزت کرو۔ اگر بس میں سفر کر رہے ہو تو سیٹ سے اٹھ کر اپنے سے بڑوں کو جگہ دو۔ اور کسی بھی جگہ جہاں ایسا موقع آئے بڑے بزرگوں کی عزت کرو خواہ وہ عورت ہو یا مرد۔ کل کو آپ نے بھی بوڑھا ہو جانا ہے۔ آج آپ ان کی عزت کریں گے تو کل آپ کی بھی عزت ہو گی۔ میں نے بہت دفعہ دیکھا ہے کہ اگر کسی کو بولو کہ اپنے بچوں کو نماز یاد کراؤ تو بہت سے لوگوں نے جواب دیا کہ ہمارے بچوں پر پہلے ہی کتابوں کا بوجھ پڑا ہوا ہے۔ پہلے بی اے، ایم اے کر لیں پھر یاد کروائیں گے۔ ابھی بڑی عمر پڑی ہے۔ لوگوں کو دین کی کوئی فکر نہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ جو نماز نہ پڑھے وہ دوزخ میں جائے گا۔ سورۃ المدثر کو پڑھ کر دیکھ لیں کہ اللہ کا کیا فیصلہ ہے۔ وہاں لکھا ہے جو نماز نہ پڑھے اور جو زکوۃ نہ دے وہ مسلمان ہی نہیں ہے۔

اللہ نے دن بنایا ہے کام کرنے کے لیے اور رات آرام کے لیے بنائی ہے۔ پوری دنیا میں حتی کہ غیر مسلم بھی صبح پانچ بجے اٹھ کر اپنے کام کے لیے نکل جاتے ہیں اور شام کو اپنے بیوی بچوں کے پاس آرام کرتے ہیں۔ افسوس ہے پاکستانیوں پر کہ اکثر یہ ساری رات جاگتے رہتے ہیں۔ یعنی اللہ کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں جب صبح نماز کا ٹائم ہوتا ہے تو یہ سو جاتے ہیں۔ پاکستان میں ایسی حالت ہو چکی ہے مسلمانوں کی۔ کیا تم دنیا سے الگ ہو؟ پھر کہتے ہو کہ ہم مسلمان ہیں۔ تم ہر چیز الٹی کرتے ہو اور مسلمان کہلاتے ہو۔

اب بات کرتے ہیں جن پر زکوۃ فرض ہوتی ہے ان میں سے کتنے لوگ زکوۃ اور کرتے ہیں۔ پہلے تو یہ دیکھنا ہے کہ کتنے لوگ سود کھاتے ہیں۔ ایک پہلے سود دیتا ہے پھر وصول کرتا ہے۔ اگر لوگ پہلے بینک سے سود نہ لیں تو بینک بھی سود نہیں لے گا۔ لوگ خود سود کھاتے ہیں پھر بینک بھی

دوسروں سے سود **لیتا** ہے۔ یہ ہیں **مسلمان** سود خود کھاتے ہیں اور امیدوار ہیں **جنت** کے، کیا **بات** ہے شاباش۔ لوگ کہتے ہیں کہ زکوۃ صرف **نقد** روپے اور **سونا** چاندی **پر** ہوتی ہے۔ یہ غلط ہے۔ لوگوں نے پلاٹ لیے ہوئے ہیں، زمین **خریدی** ہوئی ہے اور مکان لیا ہوا ہے اور اس کے علاوہ دکان لی ہوئی ہے آپ نے جتنی رقم بھی ان چیزوں کی **خریداری پر** لگائی ہوئی ہے وہ آپ کی رقم ہے۔ اس میں سے اگر کسی سے قرض لیا ہوا ہے تو اسے نکال کر **باقی** رقم **پر** زکوۃ **بنتی** ہے۔ یہ غریبوں کا حق ہے۔ غریبوں کا حق ادا کرو یہ تم اللہ **پر** کوئی احسان نہیں کر رہے ہو۔ **اگر** تم مسلمان ہو تو اللہ کا حکم پورا کرو۔ دیکھو کہ ہمارے ان کرتوتوں کی وجہ سے آج **پا**کستان میں کتنی رحمت **برس** رہی ہے۔ **اگر** یہی صورتحال رہی تو آئندہ بھی یہی کچھ ہوگا جواب ہو رہا ہے۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ دین میں اختلاف نہ کرنا ورنہ بہت نقصان اٹھاؤ گے لیکن ہمارے علماء فرماتے ہیں کہ دین میں اختلاف رحمت ہے۔ اسی وجہ سے دین میں بہت سے فرقے بن گے ہیں۔ ان کے اختلاف رائے کی **ایک** مثال دیتا چلوں کہ اللہ تعالی نے قرآن میں ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے سات آیات نازل کی ہیں جو کہ **بار بار** دہرائی جاتی ہیں آپ بھی اپنے علماء سے پوچھئے کہ یہ آیات سورہ الفاتحہ کی ہیں۔ اب آپ مختلف علماء کے لکھے ہوئے قرآن **پا**ک کو **چیک** کریں علماء ان سات آیات کو مکمل نہیں کر سکے کسی نے بسم اللہ کو پہلی **آیت** کہا اور کسی نے الحمد للہ کو اور کسی نے اسے **بالکل** گول کر دیا ہے۔ آج چودہ سو سال ہو چکے ہیں لیکن علماء اس کا فیصلہ آج **تک** نہیں کر سکے۔ جو قوم قرآن کی **ایک آیت پر** متفق نہیں ذرا سوچیئے انہوں نے پورے قرآن **پر** کہاں متفق ہونا ہے اس وجہ سے بہت سے فرقے بن گے ہیں جن کی اپنی اپنی مسجد ہے۔ جو دوسروں کی مسجد میں **نماز تک** نہیں پڑھتے۔ **ایک** دوسرے کے گلے کاٹتے ہیں، قتل کرتے ہیں۔ **ایک** دوسرے کو مسلمان بھی نہیں سمجھتے۔ کیا ایسی ہوتی ہے اللہ کی رحمت؟ آج پوری **دنیا** میں ذلیل وخوار ہو رہے ہیں لیکن پھر بھی **باز** نہیں آتے۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں تمہاری دعاؤں کو سنتا ہوں اور قبول بھی کرتا ہوں۔ان کو اللہ پر یقین نہیں ہے۔ایک دوسرے کو کہتے ہیں میرے لیے دعا کرنا یا دعاؤں میں یاد رکھنا۔کس قدر شرم کی بات ہے کہ یہ لوگ اللہ کو جھوٹا سمجھتے ہیں اور دوسروں پر یقین رکھتے ہیں۔اے اللہ مجھے معاف کرنا کس قدر برے لوگ ہیں یہ۔اللہ فرماتے ہیں ایک دوسرے کو سلام دیا کرو۔جب گھر میں داخل ہوں تو گھر والوں کو السلام علیکم کہا کرو کیونکہ یہ بہت اچھی دعا ہے لیکن بہت کم لوگ اس پر عمل کرتے ہیں۔ان کو ہر وقت سفارش کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے اللہ کی بات نہیں مانتے۔کس قدر گمراہ ہیں لوگ؟ اللہ مجھے ایسے لوگوں سے بچائے آمین۔

اللہ کا حکم ہے کہ قرض لیتے اور دیتے وقت دو گواہ کر لیا کرو اور تحریر لکھ لیا کرو لیکن اللہ کے اس حکم کو بجالانے سے لوگ اپنی توہین محسوس کرتے ہیں۔جبکہ قرض مانگتے وقت انہیں توہین محسوس نہیں ہوتی۔دوسری بات قرض لے کر یہ لوگ اسے واپس نہیں کرتے جن سے یہ دوسرے ضرورت مندوں کا حق بھی مارتے ہیں۔اگر کوئی قرض دار قرض کی رقم ادا کئے بغیر فوت ہو جائے تو اس کا جنازہ پڑھنا بھی جائز نہیں۔قرض دار کا جنازہ تم نہیں پڑھ سکتے آپ لوگ دوڑ دوڑ کر جنازہ پڑھتے ہیں کہ شاید اسکی وجہ سے آپ بخشے جاؤ۔کمال کی بات ہے آپ کی سوچ اس حد تک سطحی ہو چکی ہے۔بجائے اس جرم کو ختم کرنے کے آپ اس کا ساتھ دے رہے ہیں جس سے اس جیسے باقی لوگوں کو بھی شہہ ملتی ہے۔ہمارے مولوی صاحبان بھی لوگوں کو نصیحت نہیں کرتے،نہیں بتاتے کہ تمہارے لیے یہ کام جائز نہیں ایک بندہ بغیر قرض کی ادائیگی کے فوت ہوا اور آپ وہاں جا کر اس کا جنازہ پڑھتے ہو اور اسکی بخشش کی دعائیں کرتے ہو،ایک نافرمان شخص کے لیے۔جبکہ تمہارا تو یہ فرض تھا کہ تم اس سے باز پرس کرتے کہ تم نے قرض لیا ہے تو اسے واپس بھی کرو۔قرضہ دار کے ورثاء اس کی جائیداد تو سنبھال لیتے ہیں مگر قرض واپس نہیں کرتے۔میں نے آپکو خبر دار کر دیا ہے آپ ان چیزوں سے

بچیں۔ پوری دنیا میں جو کام نہیں ہوتے وہ یہاں ہو رہے ہیں۔ کیا تعلیم یافتہ ہونے کا یہی فائدہ ہے؟

جب مجھ سے کوئی پوچھتا ہے کہ کون ہو تم ؟ تو میں بڑی خوشی اور فخر سے کہتا ہوں کہ میرا نام اللہ اور اس کے رسول نے مسلمان رکھا ہے۔ میں اللہ کا ہر وقت شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھ گنہگار کا مسلمان اور صرف مسلمان نام رکھا۔ کس قدر خوش قسمت ہوں میں کہ میں صرف اور صرف مسلمان ہوں۔ میرے ساتھ اللہ نے کوئی دم نہیں لگائی۔ شکریہ تمہارا اے میرے مالک۔

انگریز حکومت نے ہمارے ملک پر سو یا دو سو سال حکومت کی ہے۔ جو قانون اس وقت انہوں نے بنائے تھے آج بھی مسلمانوں نے وہی قانون رکھے ہوئے ہیں۔ جب میاں بیوی میں طلاق ہو جاتی ہے تو قانون کہتا ہے کہ بچہ ماں کو دو۔ وہ اچھی تربیت کر سکتی ہے۔ لیکن اللہ کہتا ہے کہ بچہ باپ کے حوالے کر و وہ اس کی ذمہ داری ہے۔ ہم انگریز کا بنایا ہوا قانون استعمال کرتے ہیں طلاق کی صورت میں جج صاحب بچے ماں کے سپرد کر دیتے ہیں اور وہ ماں ساری عمر بچوں کو پالنے میں لگی رہتی ہے۔ نہ خاوند خرچہ دیتا ہے نہ بھائی اور نہ ہی باپ خرچہ دیتا ہے۔ وہ ماں اور بچے ساری زندگی خوار ہوتے ہیں۔ عدالت بچے ماں کو دے دیتی ہے اور خاوند دوسری شادی کر کے موج کرتا ہے، کیا انصاف ہے۔ اگر آپ اللہ کے قانون پر عمل کرو گے یعنی بچے باپ کے حوالے کرو گے تو کبھی طلاق نہیں ہوگی اور اگر ہوئی بھی تو بہت کم ہوگی ایسی صورت میں باپ طلاق دے ہی نہیں سکے گا۔ ہم اور ہمارا قانون عورت پر ظلم کرتے ہیں۔ ماں اور بچوں کی زندگی تباہ کر دیتے ہیں۔ اے مسلمانو اللہ کا قانون استعمال کرو۔ اگر تم مسلمان ہو تو اللہ کے بنائے ہوئے قانون میں ہی ہمارا بھلا ہے۔ باز آجاؤ ورنہ تباہ ہو جاؤ گے۔

تمام مسلمان عورتوں سے میری درخواست ہے کہ اپنا حق لو۔ وہ اس طرح کہ قرآن پاک کا ترجمہ پڑھو تا کہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ اللہ نے آپ کو کیا حقوق دیئے ہیں۔ سورہ نور میں اللہ تعالی

نے طلاق کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر میاں بیوی میں طلاق ہو جاتی ہے اور بچہ یا بچی بالکل چھوٹے ہیں تو اگر باپ یہ چاہتا ہے کہ وہ عورت جس کو ابھی طلاق ہوئی ہے وہ اس بچے کو اپنا دودھ پلائے تو بچے کا باپ اس عورت کو رقم دے اور وہ سب کچھ دے جو وہ اسے طلاق سے پہلے دیتا تھا۔ اگر نہیں تو کسی دوسری عورت سے دودھ پلوائے۔ کیا اللہ کو معلوم نہیں تھا کہ گائے بھینس اور بکری کا دودھ دیا جا سکتا ہے؟ جیسے آج لوگ اپنے بچوں کو جانوروں کا دودھ پلواتے ہیں اس لیے میں ان سب عورتوں سے کہتا ہوں کہ اللہ کی نافرمانی نہ کرو، اللہ سے جنگ نہ کرو، تم اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی ہو۔ سارا نقصان تمہارا ہی ہوگا جیسا آج کل ہو رہا ہے۔ عورت ذات کی مدد کرو اس میں تمہارا بھی بھلا ہے اور سب کا بھی بھلا ہوگا کسی بھی وقت ایسا موقع آجائے، آپس میں ناراض ہو جاؤ تو کبھی بھی اپنے بچوں کو ساتھ لے کر نہ جانا۔ طلاق کی صورت میں بھی بچے ساتھ لے کر نہ جانا۔ بچے باپ کی ذمہ داری ہیں اس کے حوالے کر کے جانا۔ آپ کو دنیا میں بے شمار ایسی عورتیں مل جائیں گی جو بچوں کو اپنے ساتھ لے کر گئیں ہیں، ان کا انجام دیکھ لو۔ اگر تم بچوں کو ساتھ نہیں لے کر جاؤ گی تو بچوں کا باپ ایک ہفتہ بھی بچوں کو نہیں سنبھال سکے گا۔ یہ میرا دعوی ہے۔ پھر کبھی طلاق نہیں دے گا۔ اگر دے گا تو خود ذلیل ہوگا۔ وہ بچوں کا خیال رکھے گا یا کام کرے گا۔ نہیں وہ نہیں پال سکے گا۔ وہ فوراً تم سے معافی مانگے گا اور طلاق کی نوبت نہیں آئے گی۔ میں کافی عمر کا آدمی ہوں۔ باپ سمجھ لو یا بھائی۔ میرے مشورے پر عمل کرو گی تو انشاء اللہ تم کبھی دکھی نہیں ہو گی۔ میں نے اللہ کا حکم بجا لاتے ہوئے اللہ کی بات تم کو بتائی۔ آج تک لوگوں نے تمہارا حق مارا ہے۔ میں نے تم کو آگاہ کر دیا ہے تمہارا کام ہے اس پر عمل کرنا مجھے اس کا اجر اللہ دے گا۔

اللہ سے معافی مانگو وہ معاف کر دے گا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے بھی غلطی ہوئی تھی۔ انہوں نے فوراً معافی مانگ لی تھی۔ اللہ نے انھیں بھی معاف کر دیا تھا۔ شیطان نے انکار کیا اور

معافی نہیں مانگی تو وہ جہنم میں گیا۔ **سب** کے لیے اللہ کا **ایک** ہی قانون ہے۔ وہ **سب** کا اللہ ہے صرف مسلمانوں کا نہیں۔ میں کہتا ہوں **سب برے** کام چھوڑ دو توبہ کرو۔ آئندہ **برا** کام نہ کرنے کا اعلان کرو۔ اللہ تعالیٰ **بڑا** رحم کرنے والا مہربان ہے۔ وہ معاف کر دے گا۔ میرا تو یہ ایمان ہے، آگے آپ کی مرضی۔ دونوں راستے سامنے ہیں جو کرو گے وہی بھگتو گے۔ میں نے اللہ کا حکم بجالاتے ہوئے آپ کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ آپ خود قرآن **پاک** کو پڑھو، اسے سمجھو اور اس **پر عمل** کرو **تا** کہ آخرت کے عذاب سے بچ سکو۔ ورنہ آج جو **برائیاں** آپ کو **نظر** نہیں آ رہی کل ان کی وجہ سے آپ کا **انجام** بہت **برا** ہوگا۔ میں نے اپنا فرض سمجھتے ہوئے آپ کو خبردار کرنے کی کوشش کی ہے **تا** کہ تم سنبھل جاؤ۔

اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول نے صفائی کا حکم دیا ہے۔ صفائی کو نصف ایمان قرار دیا گیا ہے لیکن ہم صفائی کا خیال نہیں **رکھتے**۔ گندی جگہ **پر بیٹھتے** ہیں، اُسی جگہ کھانا کھا **لیتے** ہیں، گھر کے آس **پاس** کے ماحول کو صاف ستھرا نہیں **رکھتے**۔ جہاں کہیں گھومنے پھرنے جاتے ہیں اُس جگہ کو گندہ کر کے آجاتے ہیں۔ آج ہماری گلی، محلے، گاؤں، راستے گندے ہو چکے ہیں۔ نہر، **ندی نالوں** کو آپ نے گند سے بھر دیا ہے۔ حتیٰ کے مساجد، ہسپتالوں، ایئرپورٹس کے واش روم **تک** کو آپ صاف نہیں رکھ **سکتے**۔ آپ رفع **حاجت** کے بعد **پانی** بہانے کو اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اور دعوی کرتے ہیں کہ آپ عاشق رسول ہیں۔ آپ لوگوں کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ایسے ہی ہوتے ہیں عاشق رسول اور مسلمان؟ شرم تم کو **مگر** نہیں آتی۔

عیدالاضحیٰ کے موقع پر آپ **ایک** دُوسرے سے بڑھ چڑھ کر اچھے سے اچھا جانور قربانی کیلئے **خرید**تے ہیں۔ لاکھوں روپے کا جانور **خرید**تے ہیں۔ قصائی کو ہزاروں روپے دیتے ہیں لیکن قربانی کے بعد جانور کی آلائیش وغیرہ بستی محلّہ سے دور دفن نہیں کر **سکتے**۔ عیدالاضحیٰ کے بعد تقریباً دو

ہفتوں تک ہمارے محلے اور گاؤں تعفن زدہ اور بدبودار رہتے ہیں۔لیکن کسی کو سوچ نہیں آتی کہ ہر قربانی کرنے والا شخص ہزار/ پانچ سو جمع کر کے کسی ایک یا دو شخص کو مزدوری پر رکھ لیں جو محلّہ کی آلائشوں کو اکٹھا کر کے کسی جگہ دفن کردے۔لیکن شائد آپ صفائی ستھرائی کے عادی نہیں اور اِسلام اور پیغمبر اِسلام کے احکام پر عمل کرنے کو اپنی توہین سمجھتے ہیں۔کیا ایسے ہوتے ہیں مسلمان؟

میں آپ کا خیر خواہ ہوں اور آپ کے لیے یہی دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کو توفیق دے تا کہ آپ اچھے کام کرو، اپنی غلطیوں کو سدھارو، اس قرآن کو پڑھو اور اس پر عمل کرو۔اپنی زندگی کو سنوارو۔ابھی آپ کے پاس وقت ہے،اس دنیا سے چلے جاؤ گے تو پھر وقت نہیں ملے گا۔آپ میں اگر یہ نقص ہیں تو انہیں دور کرو۔اللہ تعالٰی آپ کو صحیح معنوں میں مسلمان بننے کی توفیق دے۔آمین

آپ کا خیر خواہ

محمد اِقبال

(حال مقیم لندن)

قرآن کی فریاد

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں، آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں
تعویذ بنایا جاتا ہوں، دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں
جُز دان حریر و ریشم کے، اور پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے، خوشبو میں بسایا جاتا ہوں
جس طرح سے طوطا مینا کو کچھ بول سکھائے جاتے ہیں
اس طرح پڑھایا جاتا ہوں، اِس طرح سکھایا جاتاہوں
جب قول و قسم **لینے** کیلئے تکرار کی **نوبت** آتی ہے
پھر میری ضرورت پڑتی ہے ، ہاتھوں پر اُٹھایا جاتا ہوں
دِل سوز سے خالی رہتے ہیں، آنکھیں ہیں کہ نم ہوتی ہی نہیں
کہنے کو میں ہر اِک جلسہ میں پڑھ پڑھ کر سُنایا جاتا ہوں
نیکی پر بدی کا غلبہ ہے، سچائی سے بڑھ کر دھوکا ہے
اِک بار ہنسایا جاتا ہوں، سو بار رُلایا جاتا ہوں
یہ مُجھ سے عقیدت کے دعوے اور قانون پر راضی غیروں کے
یُوں بھی مجھے رُسوا کرتے ہیں، ایسے بھی ستایا جاتا ہوں
کس بزم میں میرا ذکر نہیں، کس عُرس میں میری دُھوم نہیں
پھر بھی اکیلا رہتا ہوں، مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں